روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
جمعہ 26- جنوری 2001ء - 1421 ہجری- 26- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 23

محاسبۂ نفس

حضرت شداد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی آرزوؤں کی تکمیل کا خواہشمند رہے۔ (جامع ترمذی کتاب الزھد)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور ثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا اس دن اس کی حالت وہ تھی جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں گھبرانا نہیں چاہئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 243)

اگر نفس کا محاسبہ کرو گے تو زبان پر ہمیشہ پاک کلمات آئیں گے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

میں حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن کا اسی مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ فرماتے ہیں ‘ ”اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی“ یہ سچا محاسبہ ہے۔ اگر دل اور زبان میں تضاد نہ ہو تو دل شر سے خالی ہے تو زبان بھی شر سے خالی ہونی چاہئے۔ کتنا آسان محاسبے کا طریق بیان فرما دیا آپ نے۔ اپنی زبان پر قابو رکھو‘ اس پر نگاہ رکھو اگر زبان ہر وقت اول فول بکتی رہتی ہے‘ جو دل میں آئے اسے نکال دیتی ہے تو پھر تمہارا یہ کہنا کہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں بالکل جھوٹ ہے۔ اگر نفس کا محاسبہ کرو گے تو زبان پر ہمیشہ پاک کلمات آئیں گے‘ مغلوب الغضب نہیں ہو گے۔ ہر وقت زبان کو آزاد چھوڑ دو اور یہ کہو کہ میں محاسبہ کر رہا ہوں یہ نہیں ہو سکتا۔

تو اللہ تعالیٰ جس سے نرمی کا سلوک فرمائے گا اس کی زبان کو دیکھے گا اور زبان گواہ بن جائے گی اسی لئے آنحضرت ﷺ نے انسان کے نفس پر گواہ کے طور پر زبان باہر نکال کے دکھائی کہ یہ ٹکڑا زبان کا جو ہے یہ فیصلہ کرے گا حالانکہ زبان سے انسان جھوٹ بھی بولتا ہے لیکن جب جھوٹ بولتا ہے تو اللہ کو پتہ ہے کہ دل میں بھی جھوٹ ہے‘ یہ مراد ہے۔ یہ مراد نہیں کہ زبان سے جو کچھ بھی کہے آپ اس کو مان جائیں۔ محاسبہ کرنے والا‘ انسان نہیں‘ اللہ ہے۔ پس زبان سے اگر وہ جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تو سب کچھ ہے مگر اس بات کو اللہ تعالیٰ گویا نوٹ کر لیتا ہے کہ زبان جھوٹی ہے تو دل بھی جھوٹا ہے۔ پس یہ معنے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود کے کہ ”تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی“ اور سارے اعضاء شر سے خالی ہو جائیں گے کیونکہ دل میں نیتیں پلتی ہیں۔ اگر بھلائی کی نیتیں ہیں تو سارا وجود بھلا ہو جائے گا اگر شر کی نیتیں ہیں تو سارا وجود شر سے بھر جائے گا۔ تو بظاہر ایک اجنبی سی بات تھی کہ ہم کیسے معلوم کریں گے مشکل مسئلہ نظر آتا تھا کہ ہم کیسے معلوم کریں گے کہ ہم نے اپنے نفس کا صحیح محاسبہ کیا ہے۔ اس مضمون کو اتنا سادہ‘ اتنا آسان بیان کر دیا ہے کہ کوئی تھوڑی سی تھوڑی عقل والا بھی اس مضمون کی تہہ تک پہنچے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کھلا کھلا واضح مضمون ہے۔

”نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے“ اب اس مضمون کو سمجھ کر جو پہلے گزرا ہے اس پر غور کریں

نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔“

پس یہ نہ سمجھو کہ آغاز چھوٹا سا ہے۔ اگر آغاز نور کا آغاز ہے تو وہ بھی پھیلے گا اور اگر آغاز اندھیرے کا آغاز ہے تو وہ بھی پھیلے گا۔

”سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو

اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے“ یہ ہے محاسبہ‘ ہر وقت نظر کہ کوئی کیڑا تو نہیں لگ رہا۔ ایک پہلو پڑے پڑے کہیں میرا دل گلنے سڑنے تو نہیں لگ گیا یعنی میں اس سے غافل رہا میں سمجھا کہ اب بالکل ٹھیک ہے اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ دیکھا تو ایک بیماری لگ گئی تھی‘ پھپھوندی لگ گئی تھی تو مثال بھی بہت پیاری دی ہے۔

”سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا اور باہر پھینکتا ہے۔“ یہ یاد رکھو کہ اگر نیتوں میں فساد شروع ہو جائے تو یہ

باقی صفحہ 8 پر

وقف جدید کا نیا سال اور انصاراللہ

اللہ تعالیٰ کے ان گنت فضلوں کے ساتھ آج ہم ایک نئے سال‘ ایک نئی صدی اور ایک نئے تیسرے ہزاریئے (میلینیم) میں داخل ہو کر خدا کے پیاروں کے ساتھ کئے گئے الٰہی وعدوں پیش خبریوں کو اپنی زندگی میں عظیم الشان طریق سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور ہمارا ہر نیا دن عالمی روحانی فتوحات کی نئی نئی خوشخبریوں کی نوید لاتا ہے۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس نئے دور میں بھی تمام انصار بھائی صحت و سلامتی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو خداتعالیٰ کی رضا کے مطابق گزاریں اور اس ضمن میں جو ذمہ داریاں انصاراللہ پر عائد ہوتی ہیں۔ ان سے خوش اسلوبی سے عہدہ برا ہو کر خداتعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں آمین۔

پیارے انصار بھائیو نئے سال کے ساتھ ہی ہم خداتعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے 44ویں نئے سال میں داخل ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ اور پیارے آقا حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت ہی ایمان افروز کوائف وقف جدید کے ساتھ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 2001ء میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے۔۔ جس کے ساتھ یہ خوشخبری بھی جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو ملی کہ خداتعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے پاکستانی مجاہدین نے اپنے سابقہ معیار قربانی کو قائم رکھتے ہوئے عالمی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

نیز پاکستان کی جماعتوں کے چندہ بالغان میں کراچی ربوہ اور لاہور نے بالترتیب پہلی‘ دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی جب کہ چندہ اطفال میں ربوہ لاہور اور کراچی بالترتیب اول دوم اور سوم قرار پائے۔ الحمدللہ (بحوالہ الفضل 9- جنوری 2001ء)

اللہ تعالیٰ یہ سب اعزازات تمام انصار‘ افراد جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور آئندہ بھی اپنے فضلوں کا وارث بناتے

باقی صفحہ 8 پر

عہدیداران جماعت احمدیہ تنزانیہ کا
نیشنل ریفریشر کورس

(مظفر احمد باجوہ-مربی سلسلہ)

تنزانیہ میں ہر سال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد کیا جاتا ہے۔ امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 22 تا 24 ستمبر 2000ء کو جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا گیا۔ جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا اور خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ تنزانیہ ایک وسیع ملک ہے۔ سفر کی سہولیات بھی کم ہیں۔ احباب دور دراز علاقوں سے سفر کر کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ بعض کو تین تین دن یکطرفہ سفر میں لگتے ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ سے اگلے دن یعنی 25 ستمبر کو ملک بھر کی جماعتوں سے آئے ہوئے عہدیداران کا ریفریشر کورس بھی منعقد کیا گیا جو تنزانیہ میں اپنی نوعیت کا پہلا اور واحد پروگرام ہے۔ عہدیداران جماعت کے علاوہ تمام مربیان و معلمین کرام نے بھی شرکت کی۔ کل حاضری 245 تھی۔

ریفریشر کورس کا افتتاح

25 ستمبر کو صبح 9 بجے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور دعا سے کیا گیا۔ مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے افتتاحی خطاب میں عہدیداران کے فرائض پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ نظام جماعت اور مالی نظام کی وضاحت بیان کرتے ہوئے آپ نے تمام عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور ذیلی تنظیموں کو موثر بنانے کی تلقین فرمائی اور ہر شعبہ کے دائرہ کار اور طریق کار کی تعیین فرمائی۔

خطابات ممبران نیشنل مجلس عاملہ

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد نیشنل عہدیداروں کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ وہ باری باری سٹیج پر آئے اور اپنے اپنے شعبہ کے متعلق تفصیلات بیان کیں کہ وہ کس طرح اپنے شعبہ کو چلاتے ہیں اور ان کے کاموں میں بہتری کے سامان کس طرح پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ نیز ریجنل اور لوکل جماعتوں کے عہدیداران کو طریقہ ہائے کار سمجھائے گئے۔ ان کی ذمہ داریوں کو وضاحت سے بیان کیا گیا اور ذیلی تنظیموں میں بیداری پیدا کرنے کا احساس دلایا گیا۔ نیز نئی جماعتوں میں جلد از جلد نظام جماعت قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس طرح نیشنل مجلس عاملہ کے ہر ممبر نے اپنے اپنے شعبہ کے متعلق ضروریات اور مطالبات سے جماعتی عہدیداران کو توجہ دلائی اور کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ شعبہ وار بھجوانے کی درخواست کی۔

مرکزی مربیان اور معلمین صاحبان نے بھی اس موقع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے نظام جماعت کو موثر اور فعال رنگ میں رائج کرنے کے بارہ میں مفید مشورے دئے۔

دوسرا اجلاس

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں ملک بھر کی جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے عہدیداران نے اپنی مشکلات اور ضروریات بیان کیں۔ اور اپنے اپنے کام کے متعلق وضاحت چاہی اور مختلف امور کی انجام دہی سے متعلق سوالات پوچھے۔ محترم امیر صاحب اور نیشنل سیکرٹریان نے ان سوالات کے جوابات اور متعلقہ وضاحتیں بیان فرمائیں۔ شام پانچ بجے مکرم امیر صاحب نے دعا کے ساتھ اس مرکزی ریفریشر کورس کا اختتام ہوا۔

ریفریشر کورس کے بعد ہر عہدیدار خوش اور مطمئن تھا کہ آج اسے اس کے کام اور ذمہ داری کی ادائیگی کا طریق کار سمجھایا گیا ہے۔ الحمد للہ کہ ریفریشر کورس ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا اور ملک بھر کی جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے عہدیداران ایک نیا عزم اور ولولہ لے کر واپس گئے۔ اللہ تعالیٰ ان نیک عزائم کو عملی جامہ پہنانے کی انہیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 دسمبر 2000ء)

بہار آئی ہے۔ دل وقف یار کر دیکھو
خرد کو نذر جنون بہار کر دیکھو
غضب کیا ہے جو کانٹوں سے پیار کر دیکھا
اب آؤ پھولوں کو بھی ہمکنار کر دیکھو
جو کر سکے تھے کیا۔ غیر ہمیں بنا نہ سکے
ہم اب بھی اپنے ہیں۔ اپنا شمار کر دیکھو
بس اب نہ دور رکھو اپنے دل سے اہل وطن
ہے تم سے پیار ہمیں۔ اعتبار کر دیکھو
ہمیں کبھی تو تم اپنی نگاہ سے دیکھو
تعصبات کی عینک اتار کر دیکھو

(کلام طاہر)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 27 جنوری 2001ء

- 12-20 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 126
- 1-15 a.m. محمود احمد شاہد صاحب سے بات چیت
- 2-55 a.m. خطبہ جمعہ۔ (ریکارڈنگ)
- 3-55 a.m. کوئز پروگرام۔
- 4-10 a.m. مجلس عرفان۔
- 5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 6-10 a.m. خطبہ جمعہ۔ (ریکارڈنگ)
- 7-10 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 126
- 8-15 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 54
- 9-15 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
- 10-00 a.m. مجلس عرفان۔
- 11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 11-50 a.m. چلڈرنز کلاس نمبر 38۔
- 12-20 p.m. ایم ٹی اے ماریشس
- 1-20 p.m. زندہ لوگ۔ قربان ہونے والے احمدی۔
- 1-50 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 126
- 2-55 p.m. اردو کلاس نمبر 54
- 4-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-40 p.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
- 6-05 p.m. جرمن ملاقات۔
- 7-00 p.m. بنگالی سروس۔
- 8-00 p.m. کوئز: خطبات امام۔
- 8-55 p.m. چلڈرنز کلاس۔
- 9-55 p.m. جرمن سروس۔
- 11-05 p.m. تلاوت۔
- 11-20 p.m. اردو کلاس نمبر 55
- 11-50 a.m. کوئز: خطبات امام۔
- 12-15 p.m. جرمن احباب سے ملاقات۔
- 1-15 p.m. چائنیز پروگرام۔
- 1-35 p.m. لقاء مع العرب۔
- 2-55 p.m. اردو کلاس نمبر 55
- 4-05 p.m. انڈونیشین سروس
- 5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-45 p.m. چائنیز سیکھئے۔
- 6-10 p.m. یک بلجہ اور ناصرات سے ملاقات۔
- 7-15 p.m. بنگالی سروس۔
- 8-15 p.m. خطبہ جمعہ۔ (ریکارڈنگ)
- 9-30 p.m. چلڈرنز کلاس۔ نمبر 111
- 9-55 p.m. جرمن سروس۔
- 11-05 p.m. تلاوت۔
- 11-15 p.m. اردو کلاس نمبر 56

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 28 جنوری 2001ء

- 12-40 a.m. لقاء مع العرب نمبر 127
- 1-35 a.m. عربی پروگرام۔ تفسیر کبیر سے چند اقتباسات۔
- 2-30 a.m. چلڈرنز کلاس۔
- 3-25 a.m. زندہ لوگ۔
- 4-05 a.m. جرمن احباب سے ملاقات۔
- 5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 6-00 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 127
- 7-15 a.m. کینیڈین پروگرام۔
- 8-15 a.m. اردو کلاس
- 9-35 a.m. سیرت النبی ﷺ
- 10-05 a.m. چلڈرنز کلاس۔
- 11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ زیارت مرکز
واقفین نو ملتان شہر و ضلع

○ مورخہ 25۔ نومبر 2000ء کو واقفین نو شہر و ضلع ملتان کا ایک وفد مکرم سعید احمد سعید صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع ملتان کی قیادت میں زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران بہشتی مقبرہ کی زیارت کی اور معلومات حاصل کیں۔ دفتر وکالت وقف نو میں مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو نے واقفین نو بچوں اور والدین کو مختلف امور کی طرف توجہ دلائی اور سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے علاوہ وفد نے خلافت لائبریری کے تمام شعبوں کی سیر کی۔ صد سالہ جوبلی نمائش میں بچوں نے خصوصی دلچسپی لی۔ بچوں نے محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ اور مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی سے بھی ملاقات کی۔ محترم نوید سعید صاحب مربی سلسلہ وقف نو ہر جگہ اور ہر چیز کا تفصیلی تعارف کرواتے رہے مورخہ 26۔ نومبر 2000ء یہ وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے ہوئے واپس روانہ ہوا۔

اس وفد میں 26 واقفین نو اور واقفات نو سمیت 151 افراد شامل تھے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور والد جنت کا بہترین دروازہ ہے

والدین کے لئے دعا کرتے رہو اے خدا ان پر رحم کر انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی

بڑھاپے میں ماں باپ کو ویسی ہی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے جیسی بچپن میں بچے کو ہوتی ہے

والدین کے لئے سکھائی جانے والی قرآنی دعا کے منفرد حقائق و معارف

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

والدین کے لئے انبیاء کی دعائیں

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے انبیاء بھی والدین کے لئے دعائیں کرتے تھے اور یقیناً یہ رو خدائی تفہیم اور تعلیم کے نتیجہ میں ہی ہوگا۔

اور یہ دعائیں خدا کو اتنی پسند تھیں کہ انہیں قرآن کریم میں ہمیشہ کے لئے محفوظ فرمالیا ہے۔ تاکہ امت محمدیہ بھی ان سے فائدہ اٹھائے۔

حضرت نوح کی دعا

رب اغفرلی ولوالدی (-) اے میرے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوتا ہے اس کو بخش دے اور تمام مومن مردوں کو اور تمام مومن عورتوں کو بھی۔

(سورۃ نوح-29)

حضرت ابراہیم کی دعا

ربنا اغفرلی ولوالدی (-) اے ہمارے رب۔ جس دن حساب ہونے لگے اس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دیجیئو۔ (ابراہیم 42)

حضرت ابراہیم کی یہ وہ جامع دعا ہے جس کو نماز کی دعاؤں میں شامل کیا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ سمیت ساری امت محمدیہ مسلسل اس دعا میں مشغول ہے۔

قرآن کی سکھائی ہوئی دعا

اللہ تعالیٰ سورۃ بنی اسرائیل آیت 25 میں فرماتا ہے اور ان کے لئے رحمت کے ساتھ اپنے انکسار کے بازو نیچے گرادے اور یہ دعا کرتا رہ کہ اے میرے رب تو ان پر رحم کر کیونکہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں

اس آیت میں یہ بھی اشارہ کر دیا کہ انسان بالعموم والدین کی ویسی خدمت نہیں کر سکتا جیسی کہ ماں باپ نے اس کی بچپن میں کی تھی اس لئے فرمایا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا کہ اے خدا تو ان پر رحم کر تاکہ جو کسر عمل میں رہ جائے دعا سے پوری ہو جائے "ک" کے معنی تشبیہ کے بھی ہوتے ہیں ان معنوں کی رو سے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ بڑھاپے میں ماں باپ کو ویسی ہی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ بچے کو بچپن میں۔

والدین کے لئے یہ دعا اس لئے بھی سکھائی گئی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا اسے خود بھی اپنا فرض ادا کرنے کا خیال رہے گا۔

(تفسیر کبیر جلد 4 ص 322)

عارفانہ دعا

اس دعا کے پس منظر اور دیگر عارفانہ مضامین پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک منفرد انداز میں روشنی ڈالی ہے آپ فرماتے ہیں:

یہ وہ دعا ہے جو الہامی دعا ہے ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی امت کو سکھائی۔ دعا تو یہ ہے (-) (بنی اسرائیل: 25)۔ اے میرے رب! دونوں پر، میرے والد اور میری والدہ پر اس طرح رحم فرما جس طرح بچپن سے یہ میری تربیت کرتے چلے آئے ہیں۔

لیکن اس دعا کی گہرائی کو سمجھنے کے لئے اس کا وہ پس منظر جاننا ضروری ہے جو یہی آیت کریمہ ہمارے سامنے کھول کر رکھ رہی ہے۔ پس پوری آیت کو پڑھنے کے بعد اس دعا کی اہمیت بھی سمجھ آتی ہے اور کن کن باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ دعا کرنی چاہئے، یہ مضمون بھی ہم پر روشن ہو جاتا ہے۔ آیت یہ ہے وقضی ربك الا تعبدوا الا اياه و بالوالدين احسانا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر فرمادیا ہے، یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بجائے ربك لفظ ہے یعنی اے محمد ﷺ تیرے رب نے یہ فیصلہ صادر فرمادیا ہے۔ الا تعبدوا الا اياه کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ وبالوالدين احساناً اور والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ والدین کے ساتھ نیکی کے برتاؤ کی اتنی بڑی اہمیت ہے کہ توحید کی تعلیم کے بعد دوسرے درجے پر خدا نے جس بات کا فیصلہ فرمایا وہ یہ تھا کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ احسان کا لفظ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے اس کے متعلق میں پھر دوبارہ آپ سے بات کروں گا۔

اگر ان

میں سے کوئی تیرے ہوتے ہوئے تیری زندگی میں بڑھاپے تک پہنچ جائے، ان میں سے خواہ ایک پہنچے یا دونوں پہنچیں فلا تقل لهما اف ان کو اف تک نہیں کہنی۔

اف نہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے بڑھاپے میں ایسی حرکتیں ہو سکتی ہیں جو ان کے بچپن کے سلوک سے مختلف ہوں۔ بچپن میں تو وہ بڑی رحمت کے ساتھ تمہاری تربیت کرتے رہے لیکن بڑھاپے کی عمر میں پہنچ کر انسان کو اپنے جذبات پر اختیار نہیں رہتا، زیادہ زود رنج ہو جاتا ہے اور بہت سی صحت کی کمزوریاں اس کے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا کر دیتی ہیں۔ پھر کئی قسم کے احساسات محرومی بڑی ہوگئی۔ اپنے گھروں میں آباد ہوئی اور جس طرح والدین توقع رکھتے ہیں کہ یہ اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی ویسا ہی معاملہ کرے گا، اس میں کوئی کوتاہی رہ جاتی ہے یا والدین کو وہم گزرتا ہے کہ ہم سے ویسا پیار نہیں جیسا اپنی بیوی اور اولاد سے ہے تو ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم نے بڑی حکمت کے ساتھ فرمایا لا تقل لهما اف ایسی باتیں ہوں گی جن کے نتیجے میں ہو سکتا ہے تمہیں جائز یا ناجائز شکایت پیدا ہو اور والدین تم سے بظاہر سختی کا سلوک کرنا شروع کر دیں تو تم جو بچپن کی نرمی کے عادی ہو اس سلوک سے گھبرا کر اف نہ کہہ بیٹھنا۔ اف کا لفظ کوئی گالی نہیں ہے۔ کوئی سخت کلامی نہیں ہے۔ ایک اظہار افسوس ہے۔ فرمایا کہ اظہار افسوس تک نہیں کرنا۔

ولا تنهرهما اور جھڑکنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اپنے والدین کے ساتھ ہرگز سخت کلامی نہیں کرنی۔ وقل لهما قولا كريما اور ان کے ساتھ عزت کا کلام کرو۔ ہمیشہ احترام کے ساتھ ان سے مخاطب ہوا کرو۔ واخفض لهما جناح الذل اور اپنی نرمی کے پر ان کے اوپر پھیلا دو۔ من الرحمة رحمت کے اور نرمی کے یا رحمت کے نتیجے میں جو نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے پر ان پر پھیلا دو اور پھر یہ دعا کرو۔ کہ اے میرے رب! ان پر اسی طرح رحم فرما

۔ جس طرح انہوں نے بچپن میں بڑے رحم کے ساتھ میری تربیت فرمائی ہے۔

یہ بہت ہی پیاری اور کامل دعا ہے اور بہت سی ذمہ داریوں کی طرف جو اولاد کے ذمہ اپنے والدین کے لئے ہیں، ہمیں توجہ دلاتی ہیں لیکن اس دعا میں اور بھی بہت سی حکمتیں پنہاں ہیں۔ اب میں نسبتاً تفصیل سے اس آیت کے بعض مضامین کھول کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

والدین کے ساتھ احسان کا

سلوک ضروری ہے

پہلی بات تو یہ ہے کہ احسان کا حکم دیا گیا ہے' ادائیگی فرض کا نہیں اور احسان بظاہر ضروری نہیں ہوا کرتا۔ احسان تو ایسا معاملہ نہیں ہے کہ ہر انسان پر فرض ہو۔ کیا یا نہ کیا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یعنی اگر فرق پڑتا بھی ہے تو احسان ایک ایسی بات نہیں جو اگر انسان نہ کرے تو خدا کے نزدیک معتوب ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ نے ذمہ داریاں ادا کرنے کا حکم کیوں نہ دیا اور احسان کا حکم کیوں دیا؟ اس میں اور بھی حکمتیں پوشیدہ ہوں گی لیکن دو ایسی حکمتیں ہیں جن کو میں آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ فرض کی ادائیگی پہلے ہوا کرتی ہے اور احسان بعد میں آتا ہے۔ اگر فرض ادا نہ ہو تو احسان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے قرآن کریم جو بڑی فصیح و بلیغ کتاب ہے' خدا کا کلام ہے اس نے ایک لفظ میں اس سے پہلے ہونے والی ذمہ داریوں کا بھی ذکر فرما دیا اور مومن سے گویا یہ توقع رکھی کہ جہاں تک اس کی روزمرہ کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے' فرائض کا تعلق ہے وہ تو لازماً وہ پورے کر رہا ہے۔ ان کو نہ پورے کرنے کا تو سوال ہی نہیں۔ لیکن جہاں تک والدین کا تعلق ہے محض ذمہ داریاں پورا کرنا کافی نہیں ہے۔ ان کے ساتھ احسان کا سلوک ہونا ضروری ہے۔ ایک یہ حکمت ہے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ یہاں لفظ احسان کو سمجھنے کے لئے ہمیں قرآن کریم کی ایک اور آیت کا سہارا لینا ہوگا جو اس مضمون کے لئے کنجی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان (۔) کہ احسان کی جزاء احسان کے سوا کیا ہو سکتی ہے۔ پس یہ احسان ان کے اوپر ان معنوں میں احسان نہیں ہے جن معنوں میں ہم ایک دوسرے پر احسان کرتے ہیں۔ یہ احسان والدین کے اوپر اولاد کی طرف سے کوئی یک طرفہ نعمت نہیں ہے جو ان کو ادا کی جا رہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ یہ بیان فرما رہا ہے کہ والدین نے تم سے احسان کا معاملہ کیا تھا۔ اس لئے صرف فرض کی ادائیگی کافی نہیں ہوگی جب تک تم ان سے احسان کا معاملہ نہیں کرو گے تم اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والے نہیں بنو گے۔ چنانچہ فرمایا۔ ھل جزاء الاحسان (۔) کہ احسان کی جزاء تو احسان کے سوا ہے ہی کوئی نہیں۔ کوئی شخص تم پر احسان کرتا چلا جا رہا ہو اور تم اپنے روزمرہ کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہو تو یہ کافی نہیں ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو آیت کے آخری حصے نے کھول دیا جہاں یہ دعا سکھائی گئی۔ (۔)' اے اللہ ان سے اسی طرح رحم کا سلوک فرما جس طرح یہ بچپن میں مجھ سے رحم کا سلوک فرماتے تھے صرف اپنے حقوق ادا نہیں کرتے تھے۔ محض مجھے زندہ رکھنے کے لئے اور روزمرہ کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے محنت نہیں اٹھاتے تھے بلکہ اس سے بہت بڑھ کر مجھ سے شفقت اور رحمت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ میری معمولی سی تکلیف پر یہ بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ میری ادنیٰ سی بیماری پر ان کی راتوں کی نیندیں حرام ہو جایا کرتی تھیں اور انہوں نے جو مجھ سے سلوک فرمایا وہ رحمت کا سلوک ہے۔ پس مجھے جو احسان کا حکم ہے کہ میں بھی احسان کا سلوک کروں تو اے خدا! میں اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتا اس لئے میں دعا کے ذریعے تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور جب تک تو اس بارہ میں میری مدد نہ فرمائے' حقیقت میں میرے والدین کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ میں جو بھی کوشش کروں اس کے باوجود ان احسانات کو چکا نہیں سکتا پس تو میری مدد فرما اور رب ارحمھما اے خدا تو ان کے اوپر رحم فرما اور میرے سلوک میں جو کمیاں رہ جائیں گی وہ تو اپنے رحم سے پوری فرما دے کما ربیٰنی صغیراً جس طرح بچپن میں یہ میری تربیت کرتے رہے تو ان کے ساتھ وہ سلوک فرما۔

بچہ کی تربیت میں سختی کی بجائے رحم کی ضرورت

اس دعا نے ایک اور حیرت انگیز مضمون کو ہمارے سامنے کھول دیا کہ والدین بھی جہاں تک خدا کا تعلق ہے اس کی تربیت کے محتاج ہیں اور لھما اف کہنے کے ساتھ ان کی بشری کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی بہت ضرورت ہے۔ انسان تو مرتے دم تک خدا کی ربوبیت کا محتاج رہتا ہے اس لئے یہ دعا بہت ہی کامل دعا ہے اور اس کے معنی یہ بنیں گے کہ اے خدا! اگرچہ بظاہر ان کے اعضاء مضمحل ہو چکے ہیں۔ یہ کمزوری کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ طاقت کے بعد ضعف ہو چکا ہے۔ لیکن ضعف کے وقت زیادہ رحم کے ساتھ تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جب میں بچہ تھا تو میرے والدین نے مجھ سے میرے ضعف کی وجہ سے رحم کا سلوک کیا اور "صغیراً" کے لفظ نے بتا دیا کہ بڑے ہو کر رحم کا معاملہ اتنا نہیں رہا کرتا جتنا بچپن میں ہوتا ہے۔ بچپن کی کمزوری ہے جو رحم کا تقاضا کرتی ہے۔ بچے کو آپ ایک بات سکھاتے ہیں۔ چلانا سکھائیں تو بار بار وہ گرتا ہے۔ بولنا سکھائیں تو بار بار غلطیاں کرتا ہے۔ تتلاتا ہے۔ سبق پڑھائیں تو پڑھا ہوا سبق بار بار بھولتا چلا جاتا ہے۔ لفظ آپ رٹا بھی دیں تو پھر اگلی دفعہ جب سنتے ہیں تو اس لفظ میں پھر وہی غلطیاں کرنے لگ جاتا ہے۔ بعض دفعہ بچے کو پڑھانا اعصاب شکن ہوتا ہے اور حقیقت میں جب تک رحم کا معاملہ نہ کیا جائے اس وقت تک بچے کی صحیح تعلیم نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ بعض والدین جو جہالت سے حوصلہ چھوڑ بیٹھتے ہیں وہ بچے سے بجائے رحم کے سختی کا معاملہ شروع کر دیتے ہیں اور سختی کے ساتھ بچے کی تربیت ہو نہیں سکتی۔ اس میں بغاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں سخت ردعمل پیدا ہوتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس کی تربیت ہو اس کے اندر بچپن سے نقائص بیٹھ جاتے ہیں۔

پس اس آیت کریمہ نے اس حکمت کو بھی ہمارے سامنے روشن کر دیا کہ وہ والدین جو اچھی تربیت کرنے والے ہوں وہ بچپن میں رحم کے ساتھ تربیت کیا کرتے ہیں اور وہ لوگ جن کو یہ دعا سکھائی گئی ہے وہ کیونکہ دراصل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے ساتھی ہیں' آپ کے غلام ہیں اس لئے ان کے والدین سے بہترین توقعات بھی پیش فرمائی گئیں اور یہ بیان کیا گیا کہ جس طرح ہمارے والدین بچپن میں ہماری کمزوریوں کے پیش نظر ہم سے سختی کرنے کی بجائے رحمت کا معاملہ کیا کرتے تھے اور تربیت میں بار بار بخشش کا سلوک فرماتے تھے اسی طرح اے خدا! اب میرے والدین کمزور ہو چکے ہیں تو ان کی غفلتوں اور کمزوریوں سے درگزر فرما اور ان کے ساتھ بخشش اور رحمت کا سلوک فرما۔

اس ضمن میں ایک یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ کما کے لفظ نے ہمیں ہماری بہت سی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا دی جو صرف والدین کی طرف سے نہیں بلکہ اپنی اولاد اور آئندہ نسلوں کی طرف سے ہمیں پیش آتی ہیں اور ہمیں انہیں کس طرح ادا کرنا چاہئے اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا:
رب ارحمھما (۔)

یورپی معاشرے کے عذابوں کی وجہ

کَمَا کے لفظ نے یہ بتایا کہ اگر والدین بچوں کی تربیت رحمت کے ساتھ نہیں کرتے تو یہ دعا ان کے حق میں نہیں سنی جائے گی کیونکہ کَمَا کا مطلب ہے جیسے انہوں نے بچپن میں رحمت کے ساتھ میری تربیت کی یہ وہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو بھلا کر یورپ اپنے معاشرے میں کئی قسم کے عذاب پیدا کر چکا ہے۔ اولاد کے ساتھ حسن سلوک اور رحم کے ساتھ تربیت کرنا اس لئے بھی نہایت ضروری ہے تاکہ بعد میں بڑے ہو کر اس اولاد کا اپنے والدین سے اسی طرح رحمت اور نرمی اور مغفرت کا تعلق ہو۔ اگر بچپن ہی سے والدین اپنی زندگی کی لذتوں میں منہمک پڑے ہوں اور اولاد کو سکولوں کے سپرد کر دیں یا معاشرے کے سپرد کر دیں اور ان کی تربیت میں جو ذاتی تعلق پیدا کرنا چاہئے وہ تعلق پیدا نہ کریں (تو یہ دعا ان کے حق میں نہیں سنی جائے گی) یاد رکھیں یہاں بچوں کے ساتھ یہ پیار کا ذکر نہیں ہے۔ بچوں کے ساتھ پیار تو ہر معاشرے میں والدین کو ہوتا ہی ہے۔ فرمایا ایسا پیار ہو جو تربیت میں استعمال ہوا ہو اور ایسا پیار نہ ہو جو تربیت خراب کرنے والا پیار ہو۔ پس پیار کے متوازن ہونے کا بھی اس آیت میں ذکر فرما دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ پیار ہی کام کا پیار ہے جس کے نتیجے میں اولاد اعلیٰ تربیت پائے۔ پس وہ والدین جو اس بات سے غافل رہتے ہیں ان کی سوسائٹیوں میں کئی قسم کی خرابیاں جگہ پکڑ جاتی ہیں اور ان کی اولادیں جب بڑی ہوتی ہیں تو وہ اپنے والدین کے لئے نہ خدا تعالیٰ سے احسان کی دعائیں مانگتی ہیں نہ خود احسان کا سلوک کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بوڑھے آدمیوں کے گھر ایسے والدین سے بھر جاتے ہیں جن کی اولادیں ان سے غافل ہو چکی ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ حسن سلوک تو درکنار ان کی معمولی سی غفلت پر ان کو ڈانٹتے ہیں' ان سے قطع تعلق کرتے ہیں' ان کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور جن جن معاشروں میں یہ مرض بڑھتا چلا جاتا ہے وہاں حکومت کے اخراجات بوڑھے لوگوں کے گھروں پر زیادہ سے زیادہ بڑھنے لگتے ہیں یہاں تک کہ بعض امیر ممالک بھی عاجز آ جاتے ہیں اور ان کے پاس اتنا روپیہ مہیا نہیں ہوتا کہ وہ اپنی سوسائٹی کے سب بوڑھوں کی ضرورتوں کو پورا کر سکیں جو ضرورتیں دراصل ان کی اولاد کو پوری کرنی چاہئے تھیں۔ لیکن جیسا کہ غالباً مولانا روم کا شعر ہے ؎

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

کہ اعمال کے جو اثرات مترتب ہوتے ہیں ان سے غافل نہ رہنا۔ گندم از گندم بروید جو ز جو گندم کا بیج ڈالو گے تو گندم ہی اگے گی اور جو بوؤ گے تو جو ہی اگیں گے۔

جنریشن گیپ سے پاک سوسائٹی کا تصور

اس لئے پہلی نسلوں کے ساتھ آنے والی نسلوں کا تعلق دراصل اس تعلق کا آئینہ دار ہے جو پہلی نسلوں نے اپنی چھوٹی نسلوں سے رکھا تھا۔ اگر اس میں شفقت تھی اور اس میں صرف شفقت ہی نہیں تھی بلکہ تربیت کے لئے استعمال ہونے والی شفقت تھی' اگر رحمت کا سلوک تھا اور اس رحمت کے نتیجے میں اولاد کے ساتھ بہت ہی حکمت کے ساتھ برتاؤ کیا گیا تاکہ ان کے اخلاق بگڑیں نہیں بلکہ سنورتے چلے جائیں اور

اس رنگ میں ان کی تربیت کی گئی اور رحم کے نتیجے میں تربیت کی طرف زیادہ توجہ دی گئی تو ایسے لوگوں کی اولادیں پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس احسان کو یاد رکھتے ہوئے فطری طور پر اپنے والدین کے لئے آخر وقت تک نرم رہتی ہیں اور ان کے ساتھ ان کے تعلق کٹ نہیں سکتے' ایسی سوسائٹی میں کوئی Generation Gap پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ Generation Gap ایک بہت ہی خطرناک اصطلاح ہے اور آج کی ترقی یافتہ دنیا کی ایجاد ہے ورنہ قدیم سوسائٹیوں میں آج تک Generation Gap کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا یہ اعلیٰ تعلیم اور ترقی کی نشانی ہے بلکہ قرآن کریم نے جو حکمت بیان فرمائی ہے اس کو نظرانداز کرنے کے نتیجے میں یہ بیماری پیدا ہوتی ہے کہ ایک Generation اپنی چھوٹی Generation کے ساتھ محبت کا تعلق چھوڑ دیتی ہے اور تربیت سے غافل ہو جاتی ہے تو وہ نسل جب بڑی ہوتی ہے اپنی پہلی نسل سے بہت دور ہٹ چکی ہوتی ہے۔ ان کے درمیان فاصلے پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ فاصلے نسلاً بعد نسلٍ بڑھتے چلے جاتے ہیں بجائے اس کہ وہ کم ہونے لگے اس لئے یہ دعا جو سکھائی گئی اس کا پس منظر بھی خوب کھول کر بیان فرما دیا گیا اور اس کا جو بیچ کا حصہ ہے وہ ہے واخفض لھما جناح الذل (-) کہ اے بچو! تم اپنے والدین کے لئے اسطرح نرمی کے پر پھیلا دو جیسے پرندے اپنے چوزوں کو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ یہاں پر کا استعمال اس لئے کیا گیا تاکہ پرندوں کا اپنے بچوں کے ساتھ سلوک ایک تصویر کی صورت میں ہماری نظروں کے سامنے ابھر آئے اور فرمایا کہ اس طرح اپنے والدین کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک کرو جس طرح پرندے اپنے بچوں کو پالتے ہیں' ان کی نگہداشت کرتے ہیں جو کلیتہ ان کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہاں دراصل انسانوں سے ہٹ کر پرندوں کی مثال دی گئی ہے۔ جناح کا لفظ محاورہ ہے ضروری نہیں کہ پر کے لئے استعمال ہو۔ ایک صفت کے بیان کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن کیوں استعمال ہوتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پرندوں کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے کیونکہ پرندوں کے پر ہوتے ہیں۔ اور پرندے اپنے بچوں کی بعض دفعہ اس طرح لمبے عرصے تک تربیت کرتے ہیں کہ نہ وہ بچے دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں' نہ کھا سکتے ہیں۔ ان کی چونچوں کو ٹھونگے مار مار کے وہ خوراک کے لئے کھلواتے ہیں' اور جب تک وہ اس لائق نہیں ہو جاتے کہ خود آزاد زندگی بسر کر سکیں۔ اس وقت تک پرندوں کے والدین مسلسل محنت کرتے چلے جاتے ہیں۔

پھر اس میں ایک اور بھی حکمت ہے کہ دونوں پرندے اپنے بچوں کے لئے محنت کرتے ہیں اور صرف ماں پر نہیں چھوڑا جاتا۔ اور قرآن کریم نے جو ہمیں دعا سکھائی اس میں بھی اس مضمون کو کھول دیا گیا ہے آجکل کے جدید معاشروں میں ایک یہ بھی خرابی ہے اور ہمارے قدیم معاشروں میں بھی یہ خرابی ہے بلکہ بعض صورتوں میں تیسری دنیا کے ممالک میں یہ خرابی ترقی یافتہ ممالک سے بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ماں کا کام ہے تربیت کرے اور والد اس میں دخل نہیں دیتے۔ والد ساتھ مل کر محنت نہیں کرتے اور ماں پر چھوڑ دیتے ہیں کہ جس طرح چاہے ان کو پالے' ان کا خیال رکھے نہ رکھے۔ والد تو صرف کمانے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں ہم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔ قرآن کریم نے جو دعا سکھائی اس میں یہ بتایا رب ارحمھما (-) کہ اے میرے اللہ ان دونوں پر اس طرح رحم فرما جس طرح ان دونوں نے رحم کے ساتھ میری تربیت کی۔ یعنی ماں اور باپ دونوں اولاد کے لئے محنت کرنے میں برابر کے شریک ہونے چاہئیں اور دونوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں مگر ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے نہیں بلکہ رحم کے نتیجے میں اور شفقت کے نتیجے میں۔ پس اس دعا کو اب دوبارہ واخفض لھما جناح الذل کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو آپ کو سمجھ آ جائے گی کہ وہاں پرندوں کی ہی مثال دی گئی ہے کیونکہ جانوروں کی دنیا میں سب سے زیادہ مل کر اولاد کی خدمت کرنے میں پرندے ہیں' ان کے مقابل پر کسی اور جانور کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔ جس طرح پرندے دونوں مسلسل محنت کرتے ہیں اپنی اولاد کے لئے اس طرح دوسرے جانوروں میں اتنی مکمل مشترکہ محنت کی مثال نہیں ملتی۔ گھونسلہ بنانے میں بھی وہ اسی طرح محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ خوراک مہیا کرنے میں بھی اسی طرح محنت کر رہے ہوتے ہیں' بلکہ بسا اوقات آدھا وقت Male یعنی نر پرندہ بیٹھتا ہے اور آدھا وقت انڈوں پر مادہ پرندہ بیٹھتی ہے اور پھر جہاں تک خوراک مہیا کرنے کا تعلق ہے اس میں بھی دونوں محنت کرتے ہیں مگر نر پرندے کو بعض دفعہ زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے خوراک مہیا کرنے میں تو فرمایا یہ بھی ہمیں اس دعا سے حکمت سمجھ آ گئی کہ صحیح تربیت کرنے میں ماں کے علاوہ باپ کو برابر کا شریک رہنا چاہئے۔ اور جہاں ماں اور باپ مل کر اولاد سے حسن سلوک کر رہے ہوں وہاں طلاقیں شاذ کے طور پر واقع ہوں گی۔ وہ گھر نہیں ٹوٹا کرتے۔ اکثر وہی گھر ٹوٹتے ہیں جہاں اولاد کی تربیت میں دونوں میں سے کسی ایک کا زیادہ دخل ہوتا ہے اور آپس کے تعلقات اس حد تک خراب ہوتے ہیں کہ دونوں بیک وقت اپنی اولاد کی ذمہ داریاں ادا نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے ایسی اولادیں پھر بڑی ہو کر زیادہ خراب ہو جایا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ ماں کی سائیڈ لیتی ہیں کیونکہ ماں نے تربیت اور پیار میں زیادہ حصہ لیا۔ بعض دفعہ باپ کے ساتھ تعلق قائم رکھتی ہیں اور ماں کے خلاف ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ ماں نے تو ہماری ذمہ داریاں ادا نہیں کیں باپ قربانی کرتا رہا ہے تو اس طرح گھروں کے ٹوٹنے کے احتمالات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

تربیت کے لئے رحمت ضروری ہے

یہ صورت حال پھر بعض دفعہ ایسے خطرناک نتائج پر منتج ہو جاتی ہے جس کے آثار اس وقت ترقی یافتہ ممالک میں ہر جگہ دکھائی دے رہے ہیں۔ کہ اولاد کو اپنے والدین سے خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یورپ کے بعض علاقوں میں پولیس کی تحقیق کے مطابق تیس فیصد گھر ایسے ہیں جہاں بچے اپنے ماں باپ سے محفوظ نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ جنسی بے راہ روی کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ پس جہاں یہ صورت حال ہو وہاں یہ دعا کیسے کام کر سکتی ہے کہ رب ارحمھما (-) یہ ایک ایسے صالح معاشرے کی دعا ہے جہاں والدین نے اپنی اولاد سے محض عام سلوک نہیں کیا۔ ذمہ داریاں ہی ادا نہیں کیں بلکہ بے حد رحمت کا سلوک کیا اور ان کی تربیت شفقت سے کی' کسی غصے کے ساتھ نہیں کی۔ اور تربیت کے لئے رحمت ضروری ہے۔ یاد رکھیں جہاں جلد بازی میں انسان غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اولاد کو مارنے لگ جاتا ہے اس کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے وہاں تربیت کا مضمون غائب ہو چکا ہوتا ہے۔ وہاں نفسانی جوش کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور نفسانی جوش سے تربیت نہیں ہوا کرتی۔ حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے اسی لئے ایک رفیق پر بہت ہی خفگی کا اظہار فرمایا' جن کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ وہ اپنی اولاد سے سختی کرتے ہیں اور مار کے ان کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ اتنی سختی کا اظہار فرمایا کہ بہت کم میں نے حضرت مسیح موعود کو اپنے رفقاء پر اس طرح ناراض ہوتے دیکھا ہے اور بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ تم دعا کیوں نہیں کرتے۔ اس سے پتہ چلا کہ خدا کے پاک بندے جو سچا ایمان رکھتے ہیں وہ تمام کوششوں میں سب سے زیادہ اہمیت دعا کو دیتے ہیں۔

تربیت میں سب سے اہم دعا ہے

پس رب ارحمھما (-) میں ایک یہ پہلو بھی ہمارے سامنے آ گیا کہ وہ رستہ جس پر خدا کے انعام یافتہ لوگ چلا کرتے تھے وہ اپنی اولاد کے لئے صرف رحمت کا سلوک نہیں کیا کرتے تھے۔ ان کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور ان کی دعائیں ان کے رحم کے نتیجہ میں ہوتی تھیں۔ کیونکہ رحم کے نتیجے میں وہ خود بعض سختیاں اختیار نہیں کر سکتے تھے۔ بعض جگہ وہ تجاوز نہیں کر سکتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے کہ میں یہاں زبردستی اس کو ٹھیک کر دوں۔ اس کے نتیجہ میں ان کے دل میں درد پیدا ہوتا تھا اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوتی تھی۔ پس وہ لوگ جو منعم علیھم ہیں جن کو خدا نے اس رستہ پر کامیابی سے چلنے کی توفیق بخشی جو انعام یافتہ لوگوں کا رستہ تھا۔ انہوں نے اپنی اولادوں کے لئے دعائیں بھی بہت کیں۔ پس اس کے نتیجہ میں خدا نے بھی جواباً حسن سلوک سکھایا تو اس مضمون کو دعا پر ختم کیا۔ فرمایا وہ تمہارے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے اس میں دعائیں بھی شامل تھیں۔ کَمَا کے لفظ نے بتا دیا کہ دعائیں ضرور شامل تھیں اگر دعائیں شامل نہ ہوتیں تو خدا دعا سکھاتا کیوں؟ پس اس مضمون کو دعا پر ختم کرنا اس آیت کو بہت ہی زیادہ دلکشی عطا کرتا ہے۔ بہت ہی حسین بنا دیتا ہے۔ کیسا کامل کلام ہے۔ تربیت کے سارے امور بھی اس میں بیان ہو گئے دونوں نسلوں کے تعلقات اس میں بیان ہو گئے وہ خطرات بیان ہو گئے جو ہمیں درپیش آ سکتے ہیں جن سے ہمیں متنبہ کیا گیا اور پھر یہ بتایا گیا کہ تربیت کا بہترین طریق دعا ہی ہے پس جس طرح تمہارے والدین بچپن میں دعاؤں کے ذریعہ تم سے اپنی رحمت کا اظہار کرتے تھے تم بھی آخر پر خدا سے یہ دعا کیا کرنا اور اس دعا کو حسن سلوک کے بعد رکھا ہے۔ دیکھیں! واخفض لھما (-) ان پر اپنی رحمت کے پر پھیلا دو' ان کو اپنے پروں کے نیچے لے لو۔ ساری بات بظاہر مکمل ہو گئی۔ پھر فرمایا نہیں مکمل ہوئی جب تک یہ دعا ساتھ نہیں کرو گے۔ اس وقت تک تم حقیقت میں احسان کا بدلہ احسان کے ذریعہ نہیں دے سکو گے۔ پس اس دعا نے اس مضمون کو مکمل کیا اس دعا کے وقت ان سب باتوں کو اگر ہم پیش نظر رکھیں تو اس دعا میں بہت گہرائی پیدا ہو جاتی ہے اور بہت عظمت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ دعا اگلوں کے لئے بھی مفید ہے اور گزرے ہوؤں کے لئے بھی مفید ہے اور ہر طرف برابر اثر دکھاتی ہے۔

توحید باری تعالیٰ کے ساتھ اس مضمون کا بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ سوسائٹی میں وحدت توحید کے اعلیٰ قیام کے لئے ضروری ہے۔ اور سوسائٹی میں وحدت تبھی ممکن ہے اگر والدین کا اولاد کے ساتھ اور اولاد کا والدین کے ساتھ گہرا اٹوٹ تعلق قائم ہو چکا ہو۔ اسی کے نتیجہ میں خاندان استوار ہوتے ہیں اسی کے نتیجہ میں سوسائٹی میں ایک جہتی پیدا ہوتی ہے۔ جہاں خاندانی رشتے ٹوٹ جائیں جہاں والدین اپنی اولاد سے الگ ہونے شروع ہو جائیں وہاں سوسائٹی پارہ پارہ ہو کر بکھر جاتی ہے اور ایک

بکھری ہوئی منتشر سوسائٹی توحید پر قائم نہیں ہوا کرتی پس وحدت کے ساتھ اس مضمون کا ایک اور بھی گہرا تعلق ہے یعنی ایک تعلق تو یہ ہے کہ خدا کو اپنی توحید کے بعد سب سے زیادہ یہ چیز پیاری ہے کہ مومن احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ دینے والا ہو اور دوسرا تعلق یہ ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔

(ذوق عبادت ص 257 تا 269 نظارت اشاعت ربوہ)

حضرت ابوھریرہؓ کا نمونہ

اس دعا کے ضمن میں حضرت ابو ہریرہ کا نمونہ بہت ہی دلکش ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ ایک زمانہ میں ذی الحلیفہ میں رہتے تھے (جو مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے)

وہ ایک گھر میں مقیم تھے اور ان کی والدہ قریب ہی ایک دوسرے مکان میں تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ جب بھی باہر نکلتے تو والدہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر انہیں سلام کرتے۔ جب وہ جواب دیتیں تو حضرت ابو ہریرہ ان کے لئے یہ دعا کرتے رحمك الله كما ربّيني صغيراً الله آپ پر رحم فرمائے جس طرح آپ نے میرے بچپن میں رحمت کے ساتھ میری پرورش کی تھی۔ اس پر والدہ یہ دعا کرتیں۔ رحمك الله كما بررتني كبيراً الله تعالیٰ تم پر رحم فرمائے جس طرح تم بڑی عمر میں میرے ساتھ حسن سلوک کرتے ہو۔ حضرت ابو ہریرہ جب باہر سے واپس آتے تو یہی عمل دہراتے۔

(الادب المفرد ص 5 - امام بخاری باب جزاء الوالدین مطبع التازیہ)

حضرت مسیح موعود کی دعا

حضرت مسیح موعود کو اپنی والدہ سے محبت اور ان کے لئے دعا کا ذکر آپ کے ساتھی یوں بیان فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کو اپنی والدہ سے بے پناہ محبت تھی۔ جب کبھی ان کا ذکر فرماتے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا چشمدید بیان ہے کہ حضور ایک مرتبہ سیر کی غرض سے اپنے پرانے قبرستان کی طرف نکل گئے۔ راستہ سے ہٹ کر آپ ایک جوش کے ساتھ اپنی والدہ صاحبہ کے مزار پر آئے اور اپنے خدام سمیت ایک لمبی دعا کی۔ حضور جب بھی حضرت والدہ صاحبہ کا ذکر کرتے تو آپ چشم پر آب ہو جاتے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 125 از مولانا دوست محمد شاہد ادارۃ المصنفین)

چوہدری خلیل احمد صاحب کاہلوں

غریب پرور بھائی

مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب کاہلوں کی یاد میں

مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب کاہلوں ابن مکرم چوہدری نبی احمد صاحب کاہلوں 28 جولائی 1945ء میں چک نمبر 117 پھور ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ سب سے پہلے مکرم چوہدری نبی احمد صاحب کے متعلق اختصار سے بتانا ضروری سمجھتا ہوں مکرم چوہدری نبی احمد صاحب نے اپنی عملی زندگی کا آغاز L.L.B کا امتحان پاس کرنے کے بعد پنجاب سیکرٹریٹ میں ملازمت اختیار کرنے سے کیا بعد ازاں آرمی میں کمیشن لیا لیکن وہاں سے جلد فراغت حاصل کر کے 1942ء میں مارکیٹ کمیٹی سانگلہ ہل میں سیکرٹری تعینات ہو گئے۔

1944ء میں مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب کے کہنے پر ان کی میٹ فیکٹری (Meat Factory) آگرہ میں ملازمت اختیار کر لی۔ بعد ازاں جنگ عظیم دوم کے بعد مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب نے اپنا کاروبار لاہور منتقل کر لیا بعد ازاں کراچی میں کاروبار کا آغاز کیا مکرم چوہدری نبی احمد صاحب بھی کراچی آگئے اور شاہ نواز لمیٹڈ میں جنرل مینیجر کے طور پر خدمت کرتے رہے۔

1954ء میں چوہدری نبی احمد صاحب نے اپنا کاروبار الگ کر لیا اور ماڈرن موٹرز کے نام سے کاروبار کا آغاز کیا اور 1970ء میں سانگلہ ہل میں ایک شوگر مل لگائی اسکی وجہ اپنے آبائی علاقہ سے محبت تھی اور چاہتے تھے کہ علاقہ کے لوگوں کو روزگار فراہم ہو بعد ازاں چوہدری صاحب نے یہ مل فوجی فاؤنڈیشن کو فروخت کر دی۔ آپ نے 1980ء میں لندن میں بعارضہ دل وفات پائی اور آپ اس وقت ربوہ دفن ہیں۔

مکرم چوہدری جاوید احمد کاہلوں صاحب نے 1961ء میں کراچی سے O-Level اور 1963ء میں ایچی سن کالج لاہور سے A-Level کا امتحان پاس کیا بعد ازاں آپ گریجوایشن کے لئے لندن چلے گئے اور وہاں سے 1970ء میں CA کر کے واپس آئے اور اپنے والد محترم کے ساتھ کاروبار کے سلسلہ میں معاونت شروع کی آپ کراچی میں خدام الاحمدیہ کے فعال رکن رہے۔ جماعت سے بہت عقیدت کا تعلق تھا۔

1974ء میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ آپ کی شادی گروپ کیپٹن شیخ عبدالحی صاحب کی صاحبزادی محترمہ روحی صاحبہ سے ربوہ میں ہوئی۔

1980ء میں مکرم چوہدری نبی احمد صاحب کی وفات کے بعد تمام تر ذمہ داری مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب کے کندھوں پر آن پڑی۔ جاوید صاحب نے اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کاروبار کو بہترین طریق پر سنبھالا اور کاروبار کو مزید وسعت دی۔ سینکڑوں کی تعداد میں احمدی آپ کے کاروبار کی وجہ سے برسر روزگار ہیں۔ نوکری کے معاملے میں کوئی احمدی بھی چلا جاتا مایوس نہیں کرتے تھے۔ اس وقت پاکستان بھر میں آپ کا کاروبار خدا کے فضل سے بہت وسعت اختیار کر چکا ہے۔

ورلڈ وائڈ موٹرز۔ او سی ایس (OCS) کوریئر سروس اور کریسنٹ ٹیکسٹائل شاہ کوٹ ان کے کاروبار کی اہم شاخیں ہیں۔

اپنے خاندان اور اپنے گاؤں کے لوگوں سے ابھی تک بہت گہرا تعلق تھا اور سب سے اچھے طریق پر ملتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں جھجک تھی تاہم بہت ملنسار اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ بہت سے غریب طلباء کا وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔ اور خاموشی سے ان کی خدمت کرتے رہتے اور پھر بعد میں پوچھتے بھی رہتے تھے۔

خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ اس طرح نظام جماعت کی اطاعت کو اولین ترجیح دیتے۔ مکرم امیر صاحب کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے جو بھی ذمہ داری سونپی جاتی اسے باحسن ادا کرنا سعادت سمجھتے تھے۔

خاکسار کے چونکہ چچا زاد بھائی تھے اور بچپن کے دوست تھے اس حوالے سے بڑی عزت اور احترام کرتے تھے خاکسار کے ساتھ بڑی بے تکلفی تھی بعض دفعہ تربیتی امور میں میں ان کو بہت کچھ کہہ دیتا لیکن صرف مسکراتے رہتے اور مثبت رویہ رکھتے خاکسار نے بہت سے بے روزگاروں کو ان کے پاس روزگار پر لگوایا۔ میری ان سے آخری ملاقات ستمبر 2000ء میں ہوئی اس وقت بھی مجھے یہ کہا کہ خلیل بھائی آپ آجکل ملازمت کے لئے بندے نہیں لا رہے۔ OCS کوریئر سروس کے ذریعہ بھی جماعت کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے۔ آپ پاکستان بھر کے کسی بھی شہر میں OCS کی برانچ قائم کرتے تو کوشش ہوتی کہ وہاں احمدی ملازم ہوں۔

27 اگست 2000ء کو آپ کے بڑے بھائی محترم زبیر صاحب کی وفات ہوئی جس کا آپ کو بہت دکھ ہوا۔ اور 27 نومبر 2000ء کو آپ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ گھر سے دفتر جا رہے تھے کہ کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کے نتیجے میں آپ موقع پر ہی وفات پا گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا نبیل جاوید چوہدری عمر 15 سال اور دو بیٹیاں جن کی عمریں بالترتیب 20 اور 17 سال ہیں سوگوار چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے بیوی بچوں کو صبر جمیل دے ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کے کاروبار میں مزید وسعت دے آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اولاد کو نیک اور سلسلہ احمدیہ پر قائم رہنے کی توفیق دے آمین۔

آذربائی جان

آذربائی جان پہلے سلطنت ایران کا ایک صوبہ تھا پھر سوویت یونین نے اس کے بڑے علاقے پر قبضہ کر کے اسے ایک اشتراکی جمہوریہ قرار دے دیا۔ ایک حصہ ایران کے ایک صوبے کی حیثیت سے ایران میں شامل رہا۔ 1813ء اور 1828ء میں باقی آذربائی جان سے ایران کو دستبردار ہونے پر مجبور کر دیا گیا۔ سوویت یونین کا شیرازہ بکھرنے کے بعد یہ ایک آزاد ریاست بن چکی ہے۔

اس کا رقبہ 33100 مربع میل ہے۔ 1990ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی آبادی 7100,000 نفوس پر مشتمل تھی۔

اس ریاست میں قفقاز (Caucas) کے مشرقی سلسلے۔ وادی کورا' لنکران کی نشیبی زمین اور بحیرہ کیسپین (Caspian Sea) کے ساحل کے قریب واقع جزیرہ نما آپ شرون شامل ہیں۔ یہ جزیرہ نما تیل کی پیداوار کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔

اہم پیداوار میں تیل۔ کپاس' انگور' چائے' پھل' تمباکو وغیرہ شامل ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔

آبادی زیادہ تر ترک آذر قوم اور آذربائی جانی شیعہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

زبان "آذربائی جانی" زبان ALTAIC لسانی خاندان کی ترکی شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور 14 ملین کے لگ بھگ افراد میں بولی جاتی ہے۔ آذربائی جان میں اسے سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایران 'شام' ترکی اور افغانستان کے بعض علاقوں میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ زبان "آذری" بھی کہلاتی ہے۔ جمہوریہ آذربائی جان میں یہ SYRILLIC حروف اور ایرانی آذربائی جان میں عربی حروف میں لکھی جاتی ہے۔

آذربائی جان میں 75 فیصد لوگ یہ زبان بولتے ہیں۔ باقی دس فیصد کی زبان روسی ہے۔ اس کے علاوہ آرمینین' اور دس کے لگ بھگ اور زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ آوار زبان بھی بولی جاتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

عزیزہ مکرمہ صادقہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 8 جنوری 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "نبیل احمد" تجویز ہوا ہے نومولود محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر کا نواسہ ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

احباب محتاط رہیں

اطلاع ہے کہ مظفر احمد ولد بشارت احمد اور بشارت احمد ولد محمد صدیق ساکنان محلہ بھمبھرانہ چوگی نمبر 2 چاہ عظیم والا قاسمی کالونی جھنگ صدر۔ حال مقیم چاہ لہنگائے شاہ والا۔ رام پور سورج میانی ملتان۔ مختلف حیلوں بہانوں سے اور دھوکہ کے ساتھ احباب سے رقوم بٹورتے رہتے ہیں اور پھر تعاون نہیں کرتے۔ احباب محتاط رہیں اور ان کے جھانسہ میں نہ آئیں۔

(نظارت امور عامہ)

طلباء کے لئے رہائش کا انتظام

پاکستان بھر میں احمدی طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد جن کی اکثریت اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کوشاں ہے کو بڑے شہروں میں (بالخصوص لاہور، راولپنڈی، کراچی اسلام آباد وغیرہ) رہائش کے مسائل درپیش ہیں۔ ان طلباء کے لئے جن کے اپنے تعلیمی ادارہ جات میں رہائش کا انتظام نہ ہے کے لئے ایسے احمدی احباب کی خدمات کی ضرورت ہے جو کہ اپنے گھر کے کسی حصہ میں ایسے ضرورت مند احمدی طلباء کو بطور Paying Guest جگہ دے سکیں۔ اس طرح احمدی طلباء کے مسئلہ کو کسی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

جو احمدی احباب احمدی طلبہ کی اس طرح مدد کرنا چاہیں وہ فوری طور پر نظارت تعلیم کو اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع فرمادیں۔

(i) نام پتہ (ii) مذکورہ جگہ کا مکمل ایڈریس (iii) کتنے طلبہ کو جگہ فراہم کرسکیں گے (iv) کتنے کمرے فراہم کر سکتے ہیں (v) کس قدر ماہوار کرایہ لیں گے (vi) کیا سوئی گیس پانی بجلی کے چارجز اس کرایہ میں شامل ہوں گے (vii) کیا کھانے کا انتظام بھی کرسکیں گے (viii) ٹیلی فون کی سہولت ہوگی۔ (ix) دیگر سہولیات کیا کیا فراہم ہوں گی۔

(نظارت تعلیم)

نکاح

مکرمہ نمود سحر رفعت صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب چک لالہ راولپنڈی کے نکاح کا اعلان مکرم سید حسین احمد صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے مورخہ 12۔ جنوری 2001ء ایوان توحید راولپنڈی میں ہمراہ مکرم چوہدری طارق اعجاز صاحب ابن مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب مرحوم آف گجرات شہر سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔

بچی مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب احمدی مرحوم آف کپورتھلہ کی پوتی اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم آف گنج مغلپورہ لاہور کی نواسی ہے۔

عزیز مکرم چوہدری طارق اعجاز صاحب مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود آف دھیر کے کلاں ضلع گجرات کے پوتے ہیں۔ احباب سے نکاح کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا عنایت اللہ خان صاحب C-121۔ بلاک ڈی، یونٹ نمبر 6 لطیف آباد حیدرآباد سندھ لکھتے ہیں۔ ہماری پیاری خالہ جان محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ جو عزیزم مسعود احمد صاحب بھٹی کے ہاں ملتان میں مقیم تھیں مورخہ 9-12-2000ء بعمر تقریباً نوے سال وفات پاگئیں۔ اسی روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی دوسری بیوہ تھیں اور ڈاکٹر عطا محمد خاں صاحب آف کھرل خرد ضلع ہوشیارپور کی بڑی بیٹی تھیں۔

آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ عمر بھر اپنے خاندان اور جماعت کے بچے بچیوں کی تعلیم و تربیت کرتی رہیں۔ قادیان سے آنے کے بعد تادم صحت ربوہ میں رہائش رکھی۔ اور جماعتی خدمت میں مصروف رہیں۔

احباب جماعت سے مرحومہ کے درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

Join Pakistan Navy

پاکستان نیوی میں بطور کیڈٹ شمولیت کرکے مندرجہ ذیل ڈگریز حاصل کریں۔

1-BE Electronics (nust)

2- Be- Mechanical (nust)

3- BBA (Hons) (IBA)

قریبی Recruitment Centre میں اپنی رجسٹریشن 10 فروری تک کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 23 جنوری (نظارت تعلیم)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 25 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 7 زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 26 جنوری - غروب آفتاب: 5.39

☆ ہفتہ 27 جنوری - طلوع فجر: 5-38

☆ ہفتہ 27 جنوری - طلوع آفتاب: 7.03

کشمیر پر صورتحال بگڑ جائے گی ۔ وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ پاکستان جنوبی ایشیا میں موجودہ ڈیڈلاک توڑنے کے لئے تیار ہے تاہم انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر بھارت نے آل پارٹیز حریت کانفرنس کے وفد کو دورہ پاکستان کی اجازت نہ دی تو کشمیر پر صورتحال بگڑ جانے کا خطرہ ہے۔

مقامی حکومتیں عوام کی زندگیاں بہتر بنائیں گی ۔ چیف ایگزیکٹو نے بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلے کی تکمیل پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلہ میں لوگوں نے بڑے جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ان انتخابات میں عوام ایماندار اور خدمت کے جذبہ سے معمور قیادت منتخب کریں گے۔ جو لوگوں کے مسائل کو مقامی سطح پر حل کرنے اور عوام کی بہتری کے جذبہ سے کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ انہوں نے کہا ایسی قیادت عوام کی زندگی میں معیاری قیادت کو یقینی بنائے گی۔

آئل ٹینکرز مالکان کی ہڑتال کراچی میں جناح کالونی سے آئل ٹینکروں کا ٹرمینل ضلع ملیر کے علاقے ذوالفقار آباد منتقل کرنے کے خلاف آئل ٹینکروں کے مالکان اور ملازمین کا احتجاج دوسرے روز بھی جاری رہا۔

ہمارے قرضے معاف کئے جائیں ۔ امریکہ میں پاکستان کی سفیر ملیحہ لودھی نے نئی امریکی انتظامیہ سے جنوبی ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کی اسلام آباد کی تجویز کا سنجیدگی سے نوٹس لے کر نئی دہلی کو اس معاملہ پر بات چیت کے لئے آمادہ کرنے اور برصغیر کی جوہری طاقتوں کے درمیان مسئلہ کشمیر کے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ تصفیے کی غرض سے سرگرم کردار ادا کرنے پر زور دیا ہے۔

* * * * * * * * * * *

الفضل کی قیمت میں اندرون پاکستان/بیرون پاکستان اضافہ

قارئین الفضل کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کی قیمت میں یکم جنوری 2001ء سے فی پرچہ 50 پیسے اضافہ کردیا گیا ہے سابقہ قیمت 5 سال قبل طے کی گئی تھی اس عرصے میں کاغذ طباعت۔ ڈاک اور دیگر ہر شعبے میں قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوچکا ہے۔ تاہم قارئین کو زیر بار ہونے سے بچانے کے لئے بہت معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام حسب معمول اپنے دینی اخبار سے تعاون کرتے رہیں گے۔ نئے نرخ حسب ذیل ہیں۔

شرح چندہ سالانہ الفضل

اندرون ملک روزانہ -/900 روپے خطبہ نمبر -/200 روپے

گلف۔ ایشیا۔ مڈل ایسٹ فار ایسٹ۔ افریقہ۔ یورپ	روزانہ -/4500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3800 روپے خطبہ نمبر -/1000 روپے
یو ایس اے۔ پیسفک۔ فجی ساؤتھ امریکہ۔ آسٹریلیا	روزانہ -/6500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/5000 روپے خطبہ نمبر -/1500 روپے
ایران۔ ترکی	روزانہ -/3500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/2500 روپے خطبہ نمبر -/700 روپے
انڈونیشیا	روزانہ -/4000 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3500 روپے خطبہ نمبر -/800 روپے
بنگلہ دیش	روزانہ -/3700 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3000 روپے خطبہ نمبر -/800 روپے

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

افغانستان میں گھمسان کی جنگ۔

افغانستان میں گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی ہے۔ اپوزیشن نے طالبان پر حملہ کرکے ان سے خواجہ غر کے کئی دیہات چھین لئے ہیں۔ حزب اختلاف کے ترجمان محمد نبیل نے ٹیلی فون پر بتایا کہ احمد مسعود سے تعلق رکھنے والی اپوزیشن صوبہ تخار میں ضلع خواجہ غر کے مرکز کی طرف پانچ کلومیٹر پیش قدمی کرچکی ہے۔ اور مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ لڑائی بدستور جاری ہے طالبان کے خلاف دو حملے کئے گئے ہیں۔

سری لنکا میں بارودی سرنگ کا دھماکہ

11۔فوجی ہلاک۔ سری لنکا میں بارودی سرنگ کے دھماکہ میں 11 فوجی ہلاک ہوگئے۔ مرنے والوں میں 3۔افسر بھی شامل ہیں۔ دھماکہ جزیرہ جافنا میں اس وقت ہوا جب فوج نے تامل ٹائیگرز سے چھینے گئے علاقے میں پیش قدمی کی۔ بتایا گیا ہے کہ ہلاک ہونے والے فوجی بارودی سرنگیں صاف کررہے تھے کہ دھماکہ کی زد میں آگئے۔

جنگ بندی میں پھر توسیع بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں جاری یکطرفہ جنگ بندی میں مسلسل دوسری بار ایک ماہ کی توسیع کردی ہے جو 27 جنوری سے موثر ہوگی۔ اس سلسلے میں فیصلہ بھارتی کابینہ کی سلامتی کے امور سے متعلق کمیٹی نے کیا۔ جس کے اجلاس کی صدارت وزیراعظم واجپائی نے کی۔ تین گھنٹے کے اجلاس کے بعد وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ جموں وکشمیر کے عوام نے قیام امن کے لئے جنگ بندی کے اقدام کو خوش آمدید کہا تھا اس لئے امن کے حصول کی امید میں جنگ بندی ایک ماہ کے لئے بڑھادی گئی ہے۔ واضح رہے کہ پہلے سے جاری جنگ بندی 26 جنوری کو یوم جمہوریہ کے موقع پر ختم ہونے والی تھی۔

مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی جانب سے دوران حراست بڑھتی ہوئی ہلاکتوں اور حریت کانفرنس کے سینئر رہنما مسرت عالم کی حراست میں مسلسل گمشدگی کے خلاف مکمل ہڑتال رہی۔ ہڑتال کی کال کل جماعتی حریت کانفرنس نے دی تھی۔ جس کا مقصد بھارت کے بڑھتے ہوئے مظالم کی جانب عالم برادری کی توجہ مبذول کرانا ہے۔ اس موقع پر سری نگر سمیت پوری ریاست میں تمام کاروباری مراکز، سرکاری و نیم سرکاری ادارے، تعلیمی ادارے اور بینک بند رہے۔ ہر قسم کی ٹریفک معطل رہی۔ جس سے روزمرہ زندگی مفلوج ہوکر رہ گئی۔ عدالتوں میں بھی ہڑتال کے باعث کوئی کام نہ ہوسکا۔ سخت ترین انتظامات کے باوجود لوگوں نے بڑے پیمانہ پر احتجاجی مظاہرے کئے۔

امریکی سفیر کا طیارہ ہائی جیک یمن کی فضائی کمپنی کا ایک مسافر طیارہ جس میں امریکی سفیر باربرا بوڈین بھی سوار تھیں یمن جاتے ہوئے ہائی جیک کرکے جبوتی پہنچا دیا گیا۔ جہاں جبوتی کی پولیس نے ہائی جیکر کو گرفتار کرکے تمام مسافر رہا کرالئے ہیں۔ ہائی جیکر کا کہنا ہے کہ وہ عراق کا حامی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ہوئے تمام انصار کو پہلے سے زیادہ شان کی حامل قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس موقع پر تمام انصار اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وقف جدید کے نئے (چوالیسویں) سال کے لئے اپنے معیاری وعدے جلد از جلد پیش کرکے یہ کوشش کریں کہ ادائیگی تدریجی طور پر ساتھ ساتھ ہوتی رہے اور نئے سال کے دوران کوئی ایک ناصر بھی مالی قربانی کرنے والوں کی فہرست سے باہر نہ رہے بلکہ اپنے خاندان کے ہر رکن کو اس فہرست میں شامل کریں۔

زعماء کرام، اپنی مجلس کے انصار کی مکمل فہرست وعدہ جات 10۔فروری تک مرکز کو بھجوادیں۔ جزاکم اللہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام انصار اور افراد جماعت کے لئے نیا دور اور نئی صدی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ صحت وسلامتی کے ساتھ الٰہی بشارات اور خوشخبریوں کو پورا ہوتے تا دیر دیکھنا ہمارے نصیب میں کرے اور اس حوالہ سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں اور فرائض کا حق ادا کرنے والے حقیقی انصار اللہ بنائے آمین

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

جیسے پان کو کوئی بیماری لگے اگر کاٹ کے پھینکا نہ جائے تو وہ فساد ضرور آگے بڑھے گا۔ چنانچہ پنوڑیے جو پان کا کاروبار کرتے ہیں وہ بھی اور عورتیں بھی جن کو عادت ہوتی ہے وہ ہر وقت اپنے پان کو دیکھتی رہتی ہیں، کسی کنارے سے کوئی چیز پھپھوندی لگی ہو تو قینچی سے کاٹ کے الگ پھینک دیتی ہیں اور اگر نہ پھینکیں گی تو سارا پان گندہ ہو جائے گا۔ تو ایسی اعلیٰ مثال دی ہے کہ اس پر غور کرنا بھی ہر کس و ناکس کے لئے آسان ہے۔ "اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔"

(از خطبہ 10۔اپریل 1998ء)
(الفضل 22۔جون 1998ء)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے تیار کردہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ربوہ شہر میں منفرد پیشکش، احباب کے ذوق کے عین مطابق
اسپیشل فش فرائی، چکن بروسٹ، سٹیم روسٹ
ھبہ فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ فون 211638

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان شجرکاری ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلورلنک پرنٹرز
کتب وزٹنگ کارڈ۔ لیٹر پیڈ۔ بروشرز شادی کارڈز کیلنڈرز
کلرفل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
بیرون ملک مقیم احمدی تاجر بھائیوں کیلئے پرنٹنگ میٹریل باہر بھجوانے کی سہولت
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

COMPUTER EDUCATION
Admissions Open
For everyone
Both Males & Females
Equally encouraged
E-COMMERCE
OFFICE AUTOMATION
JAVA CERTIFICATION
ORACLE CERTIFICATION
WINDOWS APPLICATIONS
INFORMATION TECHNOLOGY
WITH INTERNET / E-MAIL TRAINING ABSOLUTELY FREE
For Details: 23-Shakoor Park Rabwah Ph: 212034

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
ناغہ بروز جمعہ
نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو
اوقات 9 تا 5 بجے شام
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
مخیر حضرات ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کرکے دکھی انسانیت کی خدمت کریں
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
042-6306163
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار۔ خدمت۔ دیانت۔
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
☆ مکانات ☆ پلاٹ ☆ دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10۔کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212508 رہائش 212601

نئی کوٹھی برائے فروخت
کوٹھی ایک کنال کارپورچ برآمدہ، کچن، باتھ، دو عدد ڈرائنگ ڈائننگ بیڈروم۔ سٹور ٹھنڈے اور گرم پانی کی لائنیں۔ پانی بجلی (گیس بھی ملنے والی ہے) فوری فروخت کے لئے
گلشن حمید کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ 212855
رابطہ: حکیم احمد صدیق جان
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-221520-0431-291024

CPL No. 61